حضرت مولانا قاضی حمید اللہ خانؒ

مولوی سید محمد زین العابدین، کراچی

۲۵ر جمادی الاولیٰ ۱۴۳۳ھ مطابق ۱۸ر اپریل ۲۰۱۲ء بروز بدھ بعد نماز مغرب جمعیت علماء اسلام کے نائب امیر مرکزیہ، جامعہ اشرفیہ لاہور کے فاضل، جامعہ مظاہر العلوم اور جامعہ انوار العلوم گوجرانوالہ کے مہتمم وشیخ الحدیث، جامع مسجد مدینہ سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ کے خطیب، حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ کے شاگرد رشید، حق گوئی و بے باکی کے پیکر، علمی رسوخ کے حامل، ممتاز عالم دین اور بزرگ رہنما حضرت مولانا قاضی حمید اللہ خانؒ لاہور ہسپتال میں آخرت کے سفر پر روانہ ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون. ان للہ ما أخذ ولہ ما أعطیٰ وکل شئ عندہ بأجل مسمی.

حضرت مولانا قاضی حمید اللہ خانؒ اسلاف کی روایات کے امین اور ان کے سچے جانشین تھے، آپ اس حدیث پر ''افضل الجہاد کلمۃ حق عند سلطان جائر'' صحیح عمل کرنے والے تھے، آپ نے سابق آمر کے آمرانہ فیصلوں اور اسلام پر مبنی پالیسیوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا، جس کی بنا پر آپ کو قید و بند کی صعوبتیں بھی اٹھانا پڑیں، لیکن آپ کے پائے استقلال میں لغزش نہ آئی، آپ نے ''میراتھن ریس'' جیسے فحش اقدام کے خلاف آواز بلند کرکے اکابرین امت کی طرف سے فرض کفایہ ادا کیا جوکہ آپ کی بہادری، جواں مردی اور دین سے قلبی لگاؤ کی دلیل ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔ آمین

حضرت مولانا قاضی حمید اللہ خانؒ ۱۹۳۶ء میں چارسدہ میں پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم مقامی مدارس میں حاصل کرکے جامعہ اشرفیہ لاہور میں داخلہ لیا اور ۱۹۶۵ء میں یہیں سے فاتحہ فراغ پڑھا، آپ کے اساتذۂ حدیث میں حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ، حضرت مولانا مفتی جمیل احمد

تھانویؒ، حضرت مولانا عبدالرحمٰن اشرفیؒ اور حضرت مولانا محمد عبیداللہ اشرفی صاحب دامت برکاتہم شامل ہیں۔

فراغت کے بعد آپ نے ایک سال مدرسہ اشرف العلوم باغبانپورہ گوجرانوالہ میں تدریس کی، ۱۹۶۸ء میں آپ گوجرانوالہ کی مرکزی جامع مسجد کے مدرسہ جامعہ انوار العلوم آ گئے اور مسلسل ۴۵ سال تا دم آخر آپ یہیں پر علوم نبوی سے طلباء کی پیاس بجھاتے رہے، اسی دوران آپ نے جامعہ مظاہر العلوم کے نام سے اپنا ایک الگ ادارہ قائم کیا، ساتھ ساتھ آپ مرکزی جامع مسجد میں بعد از نماز مغرب عوام الناس کے لئے درس قرآن بھی دیا کرتے تھے اور جامعہ مسجد مدینہ سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ میں خطابت بھی فرمایا کرتے تھے، چنانچہ آپ کی پوری زندگی درس وتدریس، وعظ و بیان اور امامت وخطابت میں گزری۔

اس کے ساتھ ساتھ آپ جمعیت علماء اسلام سے وابستہ تھے، پہلے پہل آپ پنجاب کے امیر رہے، بعد ازاں آپ جمعیت کے نائب امیر مرکزیہ کے عہدے پر فائز ہو گئے تھے، ۱۹۷۵ء میں حضرت مولانا مفتی محمود نور اللہ مرقدہ نے پرائیویٹ شرعی عدالتوں کے قیام کا اعلان کیا اور اس کے لئے مختلف سطحوں پر ملک کے مختلف حصوں میں قاضی مقرر کئے گئے تو حضرت مولانا قاضی حمید اللہ خانؒ کو گوجرانوالہ کے لئے ضلعی قاضی مقرر کیا گیا، اسی وجہ سے لفظ ''قاضی'' آپ کے نام کا جزو بن گیا، حضرت مولانا مفتی محمودؒ کی وفات کے بعد آپ نے حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم کا ساتھ دیا اور تادم آخر اس تعلق کو نبھاتے رہے۔

۲۰۰۲ء میں آپ کو متحدہ مجلس عمل کے پلیٹ فارم سے قومی اسمبلی کا ٹکٹ دیا گیا، نتیجتاً آپ قومی اسمبلی کے ممبر منتخب ہو گئے، یہاں بھی آپ نے حق گوئی و بے باکی سے اپنے آپ کو پیچھے نہ رکھا، چنانچہ آپ کا ''میراتھن ریس'' کے خلاف آواز اٹھانا اسی دور کی بات تھی۔

طبعاً آپ سیاسی لائن کے آدمی نہ تھے، بلکہ کتابیانہ ذوق آپ کے اندر کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا، جس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ آپ ابتدائی تدریسی دور میں فجر کے بعد پڑھانے کے لئے بیٹھتے تو بشری ضروریات کے اوقات کے علاوہ عشاء تک مسلسل پڑھاتے رہتے۔

آپ علوم عقلیہ کے خاص طور سے ماہر تھے، بلکہ یہ کہا جائے کہ وہ آپ کا موضوع تھا تو بے جا نہ ہوگا۔ دو سال پہلے راقم الحروف کو آپ کی زیارت ہوئی، جبکہ میں درجہ موقوف علیہ کا طالب علم تھا۔ آپ جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی تشریف لائے اور طلباء میں بیان فرمایا، اس

میں بھی اسی بات پر آپ نے زور دیا کہ اپنے وقت کو ضائع نہ کیا جائے، بلکہ اس کو قیمتی بنایا جائے اور یہ زندگی جو کہ اللہ کی امانت ہے کو دینی کاموں کے لئے وقف کردیا جائے۔

کچھ عرصے سے آپ شوگر کے مریض چلے آرہے تھے، پھر گردوں کا عارضہ بھی لاحق ہوگیا جس کی وجہ سے آپ کے گردوں کی مشینی صفائی ہوا کرتی تھی جو کہ انتہائی تکلیف دہ مرحلہ ہوتا ہے، اللہ پاک حفاظت فرمائے۔ بعدازاں آپ کا جگر بھی متاثر ہوگیا، بدھ کے دن بعد نماز مغرب آپ کو لاہور ہسپتال لے جایا جارہا تھا، ہسپتال پہنچتے ہی آپ کی روح پرواز کرگئی، اللھم اغفر لھم وارحمھم۔ جمعرات کی صبح کو شیرانوالہ باغ گوجرانوالہ میں آپ کی نماز جنازہ حضرت مولانا محمد داؤد نے پڑھائی، پھر آپ کی میت کو اسلام آباد لے جایا گیا، وہاں آپ کی دوسری نماز جنازہ قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم نے پڑھائی۔

بعدازاں آپ کے جسد خاکی کو چارسدہ لے جایا گیا، وہاں آپ کی تیسری نماز جنازہ ہوئی۔ ہر نماز جنازہ میں عوام الناس، علماء اور طلباء کا ایک جم غفیر موجود تھا، پھر آپ کو آبائی قبرستان عمرزئی چند ضلع چارسدہ میں سپرد خاک کردیا گیا۔

پسماندگان میں تین بیٹے، دو بیٹیاں سوگوار چھوڑے ہیں، بلاشبہ آپ کی رحلت سے بزم علم وعمل اور قضاء وافتاء اجڑ گئیں، اللہ تعالیٰ رضا ورضوان کا معاملہ فرمائیں۔

اخباری اطلاعات کے مطابق وفاق المدارس کے رہنماؤں حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب، حضرت مولانا ڈاکٹر عبد الرزاق اسکندر صاحب اور حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری صاحب ساتھ ساتھ مولانا سمیع الحق صاحب اور مولانا زاہد الراشدی صاحب وغیرہ نے آپ کی موت کو ناقابل تلافی نقصان قرار دیا ہے۔

☆☆....☆☆